# رابندر ناتھ ٹیگور کے افسانوں کے اُردو تراجم

ڈاکٹر حنا صبا، لیکچرر، شعبۂ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج ماڈل ٹاؤن، لاہور

**Abstract**

Rabinderanath Tagore is prominont writer of world literature. He has infloced the literature of whole world because of his translated works. In this article, Rabinderanath Tagore urdu translations has been discussed.

ٹیگور کے مختصر افسانوں کے بہت سے اُردو تراجم ہوئے۔ ان میں سے بیشتر چھوٹے بڑے مجموعوں کی صورت میں تقسیم سے پہلے شائع ہوتے رہے۔ نیز مختلف ادوار میں مختلف رسالوں وغیرہ میں بھی انفرادی تراجم شائع ہوئے۔ بہت سی مشہور کہانیوں کے ایک سے زیادہ تراجم بھی ملتے ہیں۔ ٹیگور کی کہانیوں کے قدیم و جدید تراجم معیار کی نسبت مقدار میں زیادہ ہیں۔ بہت سے قدیم مجموعے لائبریریوں میں انتہائی خستہ حالت میں ملتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے صرف نام فہرستوں میں موجود ہیں لیکن کتابی صورت میں دستیاب نہیں۔ اس کا اندازہ آخر میں دی گئی فہرست سے کیا جا سکتا ہے۔ یہاں محض دستیاب تراجم کا سرسری سا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

ٹیگور کے افسانوں کا ایک اہم مجموعہ ''اکیس کہانیاں'' کے عنوان سے ساہتیہ اکادمی، نئی دلی سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ اس پر ''تمہید'' کے عنوان سے سومناتھ میتر کا تفصیلی مقدمہ شامل ہے جس میں ٹیگور کی کہانیوں کے فکر و فن پر بحث کی گئی ہے لیکن ترجمے کے ضمن میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔

ابوالحیات بردوانی کے ترجمہ کردہ اس ایڈیشن پر براہِ راست یا ترجمہ در ترجمہ ہونے کی وضاحت نہیں ملتی۔ اندرونی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ انگریزی کی وساطت سے نہیں کیا گیا۔ مثلاً ''بادل اور دھوپ'' کہانی میں ایک جگہ مترجم اضافی معلومات فراہم کرتا ہے جو اصل متن سے آشنائی یا قربت کی صورت میں ہی ممکن ہے:

> ''۔۔۔۔۔۔لیکن اس کے دل میں بڑی خواہش تھی کہ وہ بھی اپنے بھائیوں
> کی طرح کتاب لے کر پڑھے۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر کسی ایک کتاب کو
> کھول کر اپنے منہ سے آواز نکالتی ہوئی پڑھنے کی نقل کرتی اور کتاب کے ورق
> الٹتی جاتی۔ اسے ایسا معلوم ہوتا کہ کالے کالے چھوٹے چھوٹے چھپے ہوئے غیر
> آشنا حروف ایوانِ راز کے پھاٹک پر قطار باندھ کر اور ''ایکار ادکار اور ریف''
> (یہ بنگالی زبان کے حروف کے اوپر کی طرف نکلی ہوئی نشانیاں ہیں ــــــــ

مترجم) کو اپنے اپنے کندھے پر رکھ کر پہرا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔''[۱]

لہٰذا اگر یہ براہِ راست بنگلہ سے نہیں کیا گیا تو کم از کم ہندی سے اُردو میں ہونے والا ترجمہ ہے۔ ترجمے کے اسلوب کو دیکھا جائے تو ایک مختلف تہذیب، عہد اور زبان کی ان کہانیوں کو بڑے مناسب اسلوب میں ترجمہ کیا گیا ہے کہ طبعزاد بھی معلوم نہیں ہوتیں اور اجنبیت کے ساتھ کھردرا پن بھی پیدا نہیں ہوتا۔

مجموعی اسلوب کے علاوہ الفاظ کے انتخاب میں بھی مترجم نے بڑی مہارت اور احتیاط سے کام لیا ہے۔ مثال کے طور پر ''ٹھاکردا'' افسانے کا صیغہ واحد متکلم کہتا ہے:

''میری فطرت میں غصے کے ساتھ تجسس بھی تھا۔ بڑھے کو صرف ستانا میرے لیے ناممکن تھا۔ لیکن ایک دن ایک عجیب ترکیب مجھے سُوجھی جس پر عمل کرنے کی خواہش کو میں دبا نہ سکا۔۔۔۔۔۔ بڑھے کو خوش کرنے کے لیے لوگ طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے۔۔۔۔۔۔''[۲]

یہاں بوڑھے کی بجائے ''بڑھے'' کا جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ تحقیر و تذلیل اور حقارت و بدتمیزی کی اس ذہنی کیفیت کو اُجاگر کرتا ہے جس میں صیغہ واحد متکلم مرکزی کردار کے حوالے سے مبتلا ہے۔

لفظوں سے جُڑے تلازمات کی وجہ سے ہی شان الحق حقی نے اپنے مضمون ''ادبی تراجم کے مسائل'' میں ہر لفظ کو ایک شخصیت قرار دیا ہے:

''لفظ عدد کی طرح ایک صرف ایک غیر مشخص تجریدی علامت نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ایک شخصیت رکھتا ہے۔ اس کی اپنی ایک سرگزشت اور رشتے ناتے ہوتے ہیں۔''[۳]

اس ترجمے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مترجم نے کہیں کہیں بریکٹ میں ایسی معلومات دی ہیں جو اُردو قارئین کے لیے ضروری تھیں۔ مثلاً:

''اس وقت اس کی ننھی سی شاگرد اپنی پھٹی ہوئی چارو پاٹ (بچوں کے پڑھنے کی کتاب۔ مترجم) اور روشنائی اور دھبّوں سے بھرا ہوا کاغذ لے کر اس کے دروازے پر آموجود ہوتی ہے۔''[۴]

چارو پاٹ دراصل اس زمانے میں بنگلہ زبان کا مشہور ابتدائی قاعدہ تھا جس کا ذکر ٹیگور کی دیگر کہانیوں میں بھی چند مقامات پر ہوا ہے۔ اب اگر یہاں مترجم یوں لکھ دیتا کہ وہ اپنا قاعدہ اور روشنائی اور دھبوں سے بھرا ہوا کاغذ لے کر اس کے دروازے پر آموجود ہوتی ہے تو کہانی کے مرکزی خیال اور تفہیم پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اصل کتاب کا نام لے کر مترجم اصل متن سے وفادار بھی رہا اور قاری کی معلومات میں اضافہ بھی ہو گیا۔

ایسی ہی کاوشوں کے ضمن میں ظ۔ انصاری نے اپنے مضمون ترجمے کے بنیادی

مسائل‘‘ میں مترجم کے لیے تحقیقی مزاج کی ضرورت پر زور دیا ہے۔۵؎

کسی مخصوص ماحول، پس منظر اور فضا کی حامل کہانی میں مطلوبہ تاثر کی نوعیت اور شدت کو برقرار رکھنے کے لیے مترجم نے خلاّقی کا مظاہرہ بھی کیا ہے مثلاً خزانے کے نقشے، تلاش اور نقش کی عبارت کے گرد گھومنے والی کہانی میں طلسمی دروازہ کھولنے کے لیے قوافی کا التزام کیا ہے جو اس قسم کی جادوئی کہانیوں کے لیے لازمی ہے:

’’ہری ہر نے دیکھا اس میں مختلف قسم کے چکر اور علامات بنے ہوئے ہیں اور اخیر میں شاعری کی تک بندی ہے جس کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے:

املی و بڑ سے ملی سڑک
دکھن چل دیے بے دھڑک
اتر پُورب نظر اٹھاؤ
دیبی مندر دیکھ پاؤ
وغیرہ وغیرہ‘‘۶؎

ٹیگور کے افسانوں کا دوسرا مجموعہ ’’کابلی والا‘‘ کے عنوان سے ۱۹۹۷ء میں تخلیقات لاہور سے شائع ہوا۔ اسے مذکورہ بالا مجموعے کا تجدیدی ایڈیشن قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اکیس میں سے اٹھارہ کہانیوں کا انتخاب کیا گیا ہے اور ہو بہو وہی ترجمہ شائع کر دیا ہے۔

اس ایڈیشن میں کوئی پیش لفظ یا پبلشر نوٹ موجود نہیں ہے۔

ٹیگور کے افسانوں کا ایک مجموعہ ’’سحر بنگال‘‘ کے عنوان سے زبیدہ سلطانہ نے ترجمہ کیا جو مقبول اکیڈمی لاہور سے ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا۔

آغاز میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے عنوان سے مصنف کی زندگی اور تصانیف کا سرسری سا جائزہ ہے۔ اس کے بعد ’’دعا‘‘ کے عنوان سے ٹیگور کی تحریر کے چند اقتباسات شامل متن ہیں۔

> اس مجموعے میں کل بائیس ۲۲ افسانے ہیں جن میں سے بیشتر قدیم مجموعوں میں موجود ہیں۔ مترجمہ نے چند ایک کے عنوان بدل کر پیش کر دیا ہے۔ مثلاً مشہور افسانہ ’’زندہ و مردہ‘‘ ہے کا عنوان انگریزی تراجم میں بھی کم و بیش یہی ہے "Living or dead"۸؎ لیکن مترجمہ نے اسے ’’مردے کی موت‘‘ کر دیا ہے۔۹؎

اس ترجمے پر بھی براہِ راست یا ترجمہ در ترجمہ ہونے کی وضاحت درج نہیں ہے۔ لیکن متن اور اسلوب کا بغور جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ٹیگور کے گزشتہ اُردو تراجم کی عبارت کو ہی تھوڑی بہت تبدیلی سے پیش کر دیا ہے مثلاً ’’کابلی والا‘‘ کا یہ حصہ موازنے کے لیے دیکھا جاسکتا ہے:

’’میری بیٹی منّی کی عمر پانچ سال کی تھی۔ ہر گھڑی کچھ نہ کچھ بولتی ہی رہتی تھی......

ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں ایک ناول کے سترھویں باب کی تکمیل میں مصروف
تھا کہ منّی میرے کمرے میں آ گئی اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگی ''ہاں
پتاجی! یہ رام دیال دربان کوّا کو کووا کیوں کہتا ہے؟ بھلا کچھ جانتا بوجھتا بھی ہے
یا نہیں؟ میں ابھی کچھ کہنا چاہتا تھا کہ وہ دوسری بات پر آ گئی۔۔۔۔۔۔''۱۰
(ترجمہ: زبیدہ سلطانہ)

''میری بچی مینی تھی تو ابھی صرف پانچ برس کی مگر دم بھر بولے بغیر رہ نہیں سکتی تھی......صبح کے وقت میں اپنے ناول کا سترھواں باب شروع کرنے بیٹھا تھا کہ مینی آ موجود ہوئی۔ کہنے لگی ''بابا رام دیال دربان، کاگ کو کوّا کہتا ہے، نرا مورکھ ہے کچھ جانتا نہیں نا۔'' اس سے پہلے کہ میں دُنیا کی مختلف زبانوں کا فرق اسے سمجھانے کی کوشش کروں اس نے دوسرا مضمون چھیڑ دیا۔۔۔۔۔۔''۱۱ (ترجمہ: ابوالحیات بردوانی)

لیکن لفظوں کے اس الٹ پلٹ میں جہاں بہت سی تبدیلیاں ہوئیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اُردو قارئین اس معلومات سے محروم رہیں گے کہ بنگلہ میں کوّے کو کاگ کہتے ہیں۔

ٹیگور کے افسانوں کا ایک مجموعہ ''رابندر ناتھ ٹیگور کے بے مثال افسانے'' کے عنوان سے الحمد پبلی کیشنز لاہور نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا۔ اس پر ترتیب وانتخاب ''طاہر منصور فاروقی'' درج ہے۔

آغاز میں اڑھائی صفحے کے پیش لفظ میں طاہر منصور فاروقی نے ٹیگور کی حیات وخدمات کے چیدہ چیدہ نکات پیش کر دیے ہیں۔

کل چودہ افسانوں پر مشتمل یہ ترجمے بھی زیادہ تر ابوالحیات بردوانی کے ترجمہ کردہ ''اکیس کہانیاں'' سے لیے گئے ہیں لیکن ماخذ نہیں بتایا۔ اور معمولی سی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ مثلاً ''راشمنی کا لڑکا''۱۲ افسانے کا نام ''وصیت نامہ''۱۳ کر دیا ہے اور مرکزی کردار کالی پدو کا نام رشی کر دیا ہے باقی سارا ترجمہ ہو بہو ہے۔

اسی طرح مشہور افسانے ''بھوکے پتھر'' کا عنوان بدل کر ''خواب محل''۱۴ کر دیا
ہے۔ حالانکہ مختلف مجموعوں اور رسالوں کے علاوہ براہِ راست انگریزی ترجموں
میں بھی اس کا عنوان Hungry Stones۱۵ ہی ہے۔
ٹیگور کے افسانوں کا ایک مجموعہ ''ٹیگور کے بہترین افسانے'' کے عنوان سے
طارق محمود نے مرتب کر کے بک ٹاک، لاہور سے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا تھا۔
۲۶۴ صفحات کی اس کتاب پر کوئی مقدمہ یا دیباچہ وغیرہ نہیں ہے۔۱۶

طاہر منصور فاروقی کا مذکورہ بالا مجموعہ ہو بہو اسی مجموعہ کی نقل ہے۔

ٹیگور کے افسانوں کے چند قدیم مجموعے بھی اُردو میں ملتے ہیں۔ مثلاً نو (۹)
افسانوں پر مشتمل ایک مجموعہ ''سچی پوجا'' کے عنوان سے شائع ہوا۔۱۷

اس میں چند ایسے افسانے بھی ہیں جو کسی دوسرے مجموعے میں نہیں ملتے۔مثلاً

''تصویر''،''چوری''اور''وجے''۔۱۸

ترجمے کی عبارت زیادہ تر ہندی آمیز ہے اور اُردو کے عام قارئین کے لیے اتنی عام فہم نہیں۔مثلاً

''جب اصلی تیاگ کا موقع آیا۔اس وقت تم سے دھیرج نہیں رکھا گیا۔''۱۹

''اس سے خوشبودار اور آہستہ ہوا چل رہی تھی۔چاروں طرف شانتی شانتی پھیل رہی تھی۔''۲۰

گرامر کے حوالے سے بھی بعض الفاظ میں نقص ہے۔جو اُردو گرامر کے قواعد کی بجائے ہندی گرامر کے انداز سے بنائے گئے ہیں۔مثلاً:

''چندر گپت نے آج دیکھا کہ چپلا کی چنچلتا کے اندر قائم مزاجی اور سنجیدگی بھی ہے۔''۲۱

اُردو میں چنچل سے چنچل پن تو بنایا جاتا ہے لیکن ''چنچلتا'' بالکل ہندی طرز ہے۔

ٹیگور کے افسانوں کا ایک اور قدیم مجموعہ ''پجارن'' کے عنوان سے پنجاب لٹریچر کمپنی، لاہور نے شائع کیا تھا۔اس پرسنِ اشاعت درج نہیں ہے لیکن قیمت (بارہ آنے)۲۲ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خاصا قدیم ایڈیشن ہے۔

اے ایچ آغا کے ترجمہ کردہ اس مجموعے میں کل (۹) افسانے شامل ہیں۔آغاز میں ٹیگور کی شاعری سے چند مصرعے درج ہیں۔

اندرونی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی ترجمے سے کیا گیا ترجمہ ہے۔ترجمے میں لاپروائی اور اغلاط کا اندازہ ''بینائی'' افسانے کے اس ایک جملے کو مستند انگریزی متن سے موازنہ کر کے ہو سکتا ہے۔

''آخر میرے خاوند نے اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع کیا۔''۲۳

"My husband at last had finished his medical course." ۲۴

ڈاکٹری کی تعلیم کو حذف کرنے سے قطع نظر Finished کا ترجمہ منقطع ترجمہ نگاری کی بدترین مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔

مجموعی طور پر انگریزی اور دیگر اُردو تراجم سے موازنہ کیا جائے تو افسانوں کے خاصے بڑے حصوں کو حذف کیا گیا ہے۔

ٹیگور کے افسانوں کا ایک اور مجموعہ ''حسین تارے'' کے عنوان سے آزاد بک ڈپو لاہور سے شائع ہوا۔اس پرسنِ اشاعت درج نہیں لیکن قیمت (بارہ آنے)۲۵ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

اس میں شامل گیارہ افسانوں کے عنوان اور مترجمین درج ذیل ہیں۔

قلزم ذخار مترجمہ سید اشفاق، بھوکے پتھر ترجمہ مسعود جاوید، للّو کی واپسی مترجمہ ٹھاکر چندر بھوشن، ملاقات مترجمہ ماسٹر باسط علی، بیوہ مترجمہ ڈاکٹر اعظم کریوی، ظالم سماج مترجمہ تیرتھ رام فیروزی، دروازہ مترجمہ نور الرحمٰن بچھرایونی، خوبیِ تقدیر مترجمہ سلیم جعفر، شاعر اور دوشیزہ مترجمہ پیارے لال شاکر میرٹھی، کونسی راہ مترجمہ قادر دویارتھی، بھکارن مترجمہ ظفر قریشی دہلوی۔

سرورق پر مترجمین کے آگے ''گیارہ مشہور ادیب'' لکھا ملتا ہے۔ اگرچہ آج ان میں سے بیشتر مترجمین کی بحیثیت مصنف اور بحیثیت مترجم کوئی واضح شناخت نہیں ہے لیکن تیرتھ رام فیروزی اپنے مختصر دیباچے میں ان کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''ترجمہ کی نفاست اور عمدگی کے لیے میرے خیال میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کافی ضمانت ہیں۔''۲۶

اگرچہ اس مجموعے پر بھی براہِ راست یا بالواسطہ ترجمہ ہونے کی وضاحت نہیں ملتی تاہم مستند انگریزی تراجم سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُردو ترجمے میں متن کی صحت و تکمیل کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً:

"Then I came under such a spell that this intangible, inaccessible, unearthly vision appeared to be the only reality in the world and all else a mere dream." ۲۷

''اور پھر میں کچھ ایسا مسحور ہو گیا کہ یہ غیر محسوس، غیر ارضی اور عسیر الحصول نظارہ ہی دُنیا میں واحد حقیقت معلوم ہونے لگا اور باقی سب کچھ محض ایک خواب.....''۲۸

ٹیگور کے تین مختصر افسانوں ''سنگتراش، ٹھوکر اور خونِ تمنا'' کا مجموعہ سنگتراش کے عنوان سے مارچ ۱۹۴۴ء میں بھارت پستک بھنڈار، امرتسر سے شائع ہوا جس پر مترجم کا نام درج نہیں۔ اور نہ ہی براہِ راست یا بالواسطہ ترجمہ ہونے کا پتہ چلتا ہے لیکن ترجمے کی عبارت دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مترجم نے محض کہانی کو سامنے رکھ کر جزئیات اور حاشیہ آرائی خود کر دی ہے۔ جگہ جگہ اُردو کے عام اشعار ملتے ہیں۔

''کبھی کبھی تو وہ مجبور سا ہو کر قسم کھاتا کہ وہ اپنا خبط اور شوقیہ پاگل پن چھوڑ دے گا۔ بت تراشی سے کنارہ کشی حاصل کرے گا لیکن ۔۔۔۔۔۔۔ گویا

؎ مریضِ عشق پر لعنت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی''۲۹

ٹیگور کا ایک قدرے طویل افسانہ ''ماسٹر صاحب'' جو دوسرے مجموعوں مثلاً ''کابلی والا'' اور ''اکیس کہانیاں'' میں بھی شامل ہے۔ علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع ہوا تھا۔

چھوٹے سائز کا یہ ایڈیشن کتابستان اُردو، لاہور سے شائع کیا گیا اس کے سنِ اشاعت کا اندازہ سرورق پر درج (بار اوّل ______ قیمت آٹھ آنے) ۳۰؎ سے ہوسکتا ہے۔

''حسرت بی۔اے'' کے ترجمہ کردہ اس افسانے کو زبان و بیان کی عمدگی کی وجہ سے ٹیگور کے بہتر اُردو تراجم میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

ظ۔انصاری اپنے مضمون ''ترجمے کے بنیادی مسائل'' میں کہتے ہیں کہ:

''۔۔۔۔۔۔۔ہر زبان کے اندر الگ الگ زبانیں بھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ایک مشترکہ قومی زبان کے اندر الگ الگ لہجے ہوتے ہیں۔علاقوں کے لہجے، خطّوں کی بولیاں، طبقوں کے رہن سہن اور حالات زندگی کے مطابق۔۔۔۔۔۔۔'' ۳۱؎

اب ظاہر ہے کہ ترجمے میں اس قسم کے باریک فرق کو دکھانا بہت مشکل کام ہے لیکن ''ماسٹر صاحب'' کے مترجم نے کسی نہ کسی سطح پر یہ کام کیا ہے مثلاً:

''انھوں نے پچھلی کھڑکی کھول کر سائیس کا ہاتھ پکڑ کر کہا ______ تم اندر آ کر بیٹھو!

سائیس خوفزدہ ہو کر بولا: نہیں صاحب! ہم اندر نہیں جائے گا۔۔۔۔۔۔۔موز مدار گھبرا کر بولے: ارے کہاں جاتا ہے'' ۳۲؎

لہجوں اور طبقوں کے جس فرق کو مترجم نے دکھانے کی کوشش کی ہے، ٹیگور کے بہت سے اُردو مترجمین نے اس طرز کو ملحوظ نہیں رکھا۔

لیکن اس ترجمے میں چند نقائص بھی ملتے ہیں مثلاً:

''ایک دن شکروار کی رات کو۔۔۔۔۔۔۔'' ۳۳؎

اب اُردو عبارت میں ہندو تہذیب سے متعلق ترجمہ کی ہوئی کہانیوں میں کہیں کہیں ہندی الفاظ کا آ جانا معیوب نہیں ہے لیکن جمعہ کی بجائے شکروار اُردو قارئین کے لیے عام فہم نہ ہونے کی وجہ سے گراں گزرتا ہے۔

ٹیگور کے تین افسانوں کا ایک قدیم مجموعہ ''شعلہ آب'' کے عنوان سے بھارت پستک بھنڈار، امرتسر سے شائع ہوا جس پر نام مترجم اور سنِ اشاعت درج نہیں ہے۔

اس پر بھی براہِ راست یا ترجمہ در ترجمہ کی تخصیص درج نہیں ہے۔ لیکن اسلوب کے ضمن میں مترجم کے رومانوی مزاج کا اندازہ تینوں افسانوں کے عنوانات سے ہوسکتا ہے۔

''شعلۂ آب، شعلۂ دل اور شعلۂ الم'' ۳۴؎ دراصل بالترتیب سو بھاشنی، بھوکے پتھر اور زندہ و مردہ کے تراجم ہیں۔

لیکن مترجم نے اپنی مرضی کے عنوان تجویز کر کے ٹیگور کے بیشتر اُردو مترجمین کی طرح نہ صرف متن سے بے وفائی کی ہے بلکہ ٹیگور کے اُردو قارئین کے لیے یہ قباحت بھی پیدا کر دی ہے کہ کتاب کی عدم دستیابی کی صورت

میں عنوان سے قطعاً اندازہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کس افسانے کا ترجمہ ہے۔

اس ترجمے کے معیار پر تفصیلی بحث کرنے کی بجائے محض ایک جملے سے ہی غیر فصیح اور ناقص طرز کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

''وہ مسلمانی لباس میں تھا''۳۵؎

ٹیگور کا ایک اور افسانوی مجموعہ ''نجات'' کے عنوان سے مارچ ۱۹۴۴ء میں بھارت پستک بھنڈار، امرتسر سے شائع ہوا۔ نام مترجم درج نہیں ہے۔

تین مختصر افسانوں (نجات، بیرسٹر، ایکٹرس) پر مشتمل اس مجموعے میں ٹیگور کا ایک افسانہ ''ایکٹرس'' کسی اور مجموعے میں نہیں ملتا۔

ترجمے کے اسلوب کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایسے مترجم کی کاوش ہے جو محض کہانی کی دلچسپی کے لیے پڑھنے والے قارئین کے لیے حد درجہ بے پروائی سے کیے جاتے ہیں۔

لال کی اس غیر معمولی قابلیت اور بہادری کو دیکھ کر گاؤں کے سب لوگ بحرِ حیرت میں غوطہ زن ہو گئے۔ اور صمٌ بکمٌ سے ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے''۳۶؎

ٹیگور کی چوبیس ۲۴ مختصر کہانیوں پر مشتمل ایک مجموعہ ''پھول اور کلیاں'' کے عنوان سے بھی ملتا ہے۔ اس کے مترجم منشی تیرتھ رام فیروز پوری ہیں۔

اسلوب اور پیش کش کی چند خوبیوں کے باوجود مترجم نے متن سے وفاداری نہیں کی۔ بہت سے افسانوں کے اصل عنوان بدل دیے ہیں مثلاً ''ایثار''۳۷؎ افسانہ دراصل ''بیرسٹر'' کا ترجمہ ہے نیز دیگر افسانوں کی طرح اس میں بھی بہت سی جزئیات حذف کر دی ہیں۔

مترجم نے اپنا مطمع نظر پیش لفظ میں یوں بیان کیا ہے:

''عین ممکن ہے کہ اس کوشش میں بعض مقامات پر مترجم کا فرض چھوڑ کر مؤلف کی خدمات سرانجام دینی پڑی ہوں اور ایسا کرتے ہوئے کسی افسانے کی شگفتگی اور خیال آرائی پر اس کی جدت کو قربان کر دینا ضروری سمجھا ہو لیکن ایسی حالتوں پر اس کا عذر یہی ہے کہ گوہر آبدار خواہ کسی مقام پر چھپا ہوا سے خس وخاشاک کے انبار سے نکال کر پوری درخشندگی کے ساتھ پیش کرنا ہر ادبی خدمت گزار کا پہلا فرض ہے۔''۳۸؎

ٹیگور کے افسانوں کے اُردو تراجم مختلف ادوار میں مختلف رسالوں وغیرہ میں بھی شائع ہوتے رہے۔ مثلاً رسالہ ''پریت لڑی'' کے اکتوبر ۱۹۴۱ء ٹیگور نمبر میں ''بھوکے پتھر'' کا اُردو ترجمہ شائع ہوا جس پر مترجم کا نام درج نہیں ہے۔

ترجمے کا متن دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی سے کیا گیا ترجمہ ہے کیونکہ بعض الفاظ اور بعض جملے انگریزی میں ہی رہنے دیے ہیں مثلاً:

''نو وارد نے مسکراتے ہوئے کہا:

There happen more things in heaven and earth,

Horatio than reported in your newspaper." ۳۹

دسمبر ۲۰۱۰ء کے ماہنامہ انشاء ____ ٹیگور نمبر میں بھی ٹیگور کے چند افسانوی تراجم ملتے ہیں مثلاً ''کھوکا بابو کی واپسی''، ظہیر انور نے بنگلہ سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

براہِ راست ترجمے کی وجہ سے اس میں بہت سے ایسے خصائص موجود ہیں جو اس افسانے کے کسی دوسرے ترجمے میں نہیں مثلاً صوتی تاثرات کا بیان:

''دیکھو، دیکھو وہ دیکھو ____ پرندے، وہ اُڑ گئے، ارے آ پرندے، آ، آ، آ،
اسی طرح مسلسل مختلف طرز کی آوازوں کے ساتھ وہ تیزی سے گاڑی کو آگے
بڑھاتا رہا۔'' ۴۰

لیکن اس ترجمے میں کہیں کہیں لفظی ترجمے کی قباحت اسلوب کو شکستہ کر دیتی ہے مثلاً:

''اس بچے کو گہری شدت سے جھولا جھلاتا ـــــــ''
بچہ بھی خوشیوں سے کِھل کِھل اُٹھتا۔'' ۴۱

نیز عنوان کے ضمن میں بھی لا پروائی کا انداز ہے۔ اس افسانے کے بیشتر انگریزی اور اُردو ترجموں میں عنوان بچے کی واپسی کے متوازی ہی ملتا ہے لیکن اس براہِ راست ترجمہ میں مترجم نے اسے ''کھوکا بابو کی واپسی'' ۴۲ کر دیا ہے حالانکہ بنگلہ میں کھوکا بچے کو ہی کہتے ہیں۔ ۴۳ اب بنگلہ سے ناواقف اُردو قاری اس غلط فہمی میں واضح طور پر مبتلا ہو سکتا ہے کہ شاید یہ کہانی میں بچے کا نام تھا کیونکہ براہِ راست ترجمہ کی ضمانت اوپر درج ہے۔

ٹیگور کی ایک کہانی کا ترجمہ اسی ماہنامے میں ڈاکٹر شکیل احمد خان نے ''چھٹی'' ۴۴ کے عنوان سے کیا اس پر براہِ راست یا بالواسطہ کی تخصیص درج نہیں ہے لیکن زبان و بیان بہت عمدہ ہے۔ بہت سے الفاظ اور پیرائیہ بیان میں مترجم نے اس قدر باریکی نظر اور احتیاط سے کام لیا ہے کہ جو اُردو زبان پر ماہرانہ عبور کے علاوہ وسیع تجربے کے بغیر ممکن نہیں۔ اس بات کا اندازہ یہاں پیش کی جانے والی ایک مثال سے کیا جا سکتا ہے:

''جانوروں جیسا پیار جو سمجھ میں نہ آئے۔ صرف ایک اندھی خواہش، ایک ان
دیکھی بے چینی، سورج غروب ہوتے وقت جیسے بغیر ماں کا بچہ دل ہی دل میں
ماں، ماں کی رٹ لگا کر رو اُٹھے گا۔ شرمسار، سہمے ہوئے خام صورت لڑکے کے
دل میں یہی کیفیت گھر کیے رہتی۔'' ۴۵

قطع نظر اس بات سے کہ اصل متن میں ''خام صورت'' کے مقابل کیا لفظ استعمال کیا گیا ہے، قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ جس بچے کا ذکر ہو رہا ہے وہ عمر کے اس حصے میں ہے کہ جہاں بچپن کی معصومیت اور خوبصورتی چہرے سے ختم ہو چکی ہوتی ہے لیکن ابھی مردانہ وجاہت کا عکس بھی خاصا دور ہوتا ہے لہٰذا ''خام صورت'' کا لفظ انتہائی برمحل معلوم ہوتا ہے۔

اور یہ ایسا لفظ ہے جو اُردو کے اسالیب میں برتا بھی نہیں گیا لہٰذا ترجمے سے نئے اسالیب اور پیرائیہ بیان پیدا ہونے کی ایک مثال بھی ہے۔

رسالہ ''اضطراب'' اکتوبر و نومبر ۱۹۴۱ء کے ٹیگور نمبر میں محمد قمرالدین رام نگری کا ترجمہ کردہ ایک افسانہ ''بدنام'' ملتا ہے۔ اس پر ''ٹیگور کا آخری افسانہ'' بھی درج ہے لیکن مترجم نے اس معلومات کا ماخذ نہیں بتایا۔ اس افسانے کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ کسی اور جگہ نہیں ملتا۔

ابتدائی سطور سے ہی ترجمہ کے اسلوب اور اس امر کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ انگریزی کی وساطت سے کیا گیا ترجمہ ہے:

> ''کرنگ کرنگ کرنگ سائیکل کی آواز ہوئی، انسپکٹر وجے بابو اپنے صدر دروازے کے پاس آ کر سائیکل سے اُتر پڑے، وہ ایک ہاف پینٹ اور ہاف قمیض پہنے ہوئے تھے''[۲۷]

مجموعی طور پر ٹیگور کے شعری و نثری اُردو تراجم کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اپنے تمام تر نقائص کے باوجود ان تراجم کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اب تک ٹیگور فہمی میں کسی نہ کسی سطح پر معاون رہے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکالر حضرات اور ترجمے کے ادارے اس بارے میں سنجیدہ کوشش کریں۔

## حواشی:

۱۔ ابوالحیات بردوانی، مترجم، اکیس کہانیاں از ٹیگور، نئی دہلی: ساہتیہ اکادیمی، ۱۹۶۲ء، ص: ۹۶

۲۔ ایضاً، ص: ۱۳۸

۳۔ شان الحق حقی، ادبی تراجم کے مسائل، مضمون، مشمولہ: اُردو زبان میں ترجمے کے مسائل، مرتبہ: اعجاز راہی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء، ص: ۲۱۹

۴۔ اکیس کہانیاں، ص: ۱۰۲

۵۔ ظ۔ انصاری، ترجمے کے بنیادی مسائل، مضمون، مشمولہ: ترجمہ: روایتِ اور فن، مرتبہ: نثار احمد قریشی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۵ء، ص: ۱۱۷

۶۔ اکیس کہانیاں، ص: ۳۰۹

۷۔ ایضاً، ص: ۳۶

۸۔ Rabindranath Tagore, *Best of Rabindranath Tagore*, Vol. 381I, Delhi: Printline Books, 2005, p.

۹۔ زبیدہ سلطانہ،مترجم،''سحر بنگال ...... ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے منتخب افسانے''،لاہور:مقبول اکیڈمی،۱۹۹۶ء،ص:۱۳

۱۰۔ ایضاً،ص:۷۰

۱۱۔ اکیس کہانیاں،ص:۵۰

۱۲۔ ایضاً،ص:۳۲۶

۱۳۔ طاہر منصور فاروقی،مرتب،رابندر ناتھ ٹیگور کے بے مثال افسانے،لاہور:الحمد پبلی کیشنز،۲۰۰۸ء،ص:۶۴

۱۴۔ ایضاً،ص:۲۱۴

۱۵۔ Rabindranath Tagore, *Best of Rabindranath Tagore*, Vol. I, 311Printline Books, 2005, p.Delhi:

۱۶۔ طارق محمود،مرتب،ٹیگور کے بہترین افسانے،لاہور: بک ٹاک،۲۰۰۵ء

۱۷۔ رابندر ناتھ ٹیگور،سچی پوجا،نام مترجم ندارد،لاہور:نیشنل پریس،۱۹۶۶ء

۱۸۔ ایضاً،ص:۶۵،۱۱۸،۱۳۶

۱۹۔ ایضاً،ص:۱۳

۲۰۔ ایضاً،ص:۱۹

۲۱۔ ایضاً،ص:۱۲۹

۲۲۔ اے۔ایچ آغا،مترجم،پجارن از ٹیگور،لاہور: پنجاب لٹریچر کمپنی،سن ندارد،سرورق

۲۳۔ ایضاً،ص:۱۵

۲۴۔ Rabindranath Tagore, *Best of Rabindranath Tagore*, Vol. I, Delhi: Printline Books, 2005, p.363

۲۵۔ سید اشفاق و دیگر مترجمین،حسین تارے از ٹیگور،لاہور: آزاد بک ڈپو،سن ندارد،سرورق

۲۶۔ ایضاً،ص:۳

۲۷۔ Rabindranath Tagore, *Best of Rabindranath Tagore*, Vol. I, 311Printline Books, 2005, p.Delhi:

۲۸۔ مسعود جاوید،مترجم،بھوکے پتھر از ٹیگور،مشمولہ:حسین تارے از ٹیگور،لاہور: آزاد بک ڈپو،سن ندارد،ص:۳۵

۲۹۔ رابندر ناتھ ٹیگور،سنگتراش،مترجم: ندارد،امرتسر: بھارت پستک بھنڈار،۱۹۴۴ء،ص:۴
۳۰۔ حسرت بی۔اے،مترجم،ماسٹر صاحب از ٹیگور،لاہور: کتابستانِ اُردو،سن ندارد،سرورق
۳۱۔ ظ۔انصاری،ترجمے کے بنیادی مسائل،مشمولہ:ترجمہ: روایت اور فن،مرتبہ:نثار احمد قریشی،اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۵ء،ص:۱۰۵
۳۲۔ حسرت بی۔اے،مترجم،ماسٹر صاحب از ٹیگور،لاہور: کتابستانِ اُردو،سن ندارد،ص:۵۔۶
۳۳۔ ایضاً،ص:۵۷
۳۴۔ رابندر ناتھ ٹیگور،شعلہ آب از ٹیگور،مترجم: ندارد،امرتسر: بھارت پستک بھنڈار،سن ندارد،ص:۳۔۲۳۔۴۱
۳۵۔ ایضاً،ص:۲۳
۳۶۔ رابندر ناتھ ٹیگور،نجات از ٹیگور،نام مترجم: ندارد،امرتسر: بھارت پستک بھنڈار،۱۹۴۴ء،ص:۲۶
۳۷۔ تیرتھ رام فیروز پوری منشی،مترجم،پھول اور کلیاں از ٹیگور،لاہور: دارالشعور،۲۰۰۹ء،ص:۱۱۹
۳۸۔ تیرتھ رام فیروز پوری،پیش لفظ،مشمولہ،پھول اور کلیاں،ایضاً،ص:۵
۳۹۔ رابندر ناتھ ٹیگور،بھوکے پتھر از ٹیگور،نام مترجم: ندارد،مشمولہ:رسالہ پریت لڑی،امرتسر، اکتوبر ۱۹۴۱ء،ص:۴۶
۴۰۔ ظہیرانور،مترجم،کھوکا بابو کی واپسی از ٹیگور،مشمولہ:ماہنامہ انشاء،سلور جبلی...... ٹیگور نمبر،کلکتہ: دسمبر ۲۰۱۰ء،ص:۴۴۹
۴۱۔ ایضاً،ص:۴۴۸
۴۲۔ ایضاً
۴۳۔ ابوالکلام محمد ناظم،بنگلہ بول چال،لاہور:مکتبۃ العلمیہ،سن ندارد،ص:۶۸
۴۴۔ شکیل احمد خان،ڈاکٹر،مترجم، چھٹی از ٹیگور،مشمولہ:ماہنامہ انشاء سلور جبلی......ٹیگور نمبر،کلکتہ: دسمبر ۲۰۱۰ء،ص:۴۶۳
۴۵۔ ایضاً،ص:۴۶۵
۴۶۔ محمد قمرالدین رام نگری،بدنام از ٹیگور،مشمولہ:رسالہ اضطراب،بنارس،ٹیگور نمبر،ماہِ اکتوبر و نومبر ۱۹۴۱ء،ص:۲۹

## مآخذ:


۱ ابوالحیات بردوانی،مترجم،اکیس کہانیاں از ٹیگور،نئی دہلی: ساہتیہ اکادیمی،۱۹۶۲ء۔
۲ ابوالکلام محمد ناظم،بنگلہ بول چال،لاہور:مکتبۃ العلمیہ،سن ندارد۔

۳ اے۔ایچ آغا، مترجم، پجارن از ٹیگور، لاہور: پنجاب لٹریچر کمپنی، سن ندارد۔

۴ تیرتھ رام فیروز پوری منشی، مترجم، پھول اور کلیاں از ٹیگور، لاہور: دارالشعور، ۲۰۰۹ء۔

۵ حسرت بی۔اے، مترجم، ماسٹر صاحب از ٹیگور، لاہور: کتابستانِ اُردو، سن ندارد۔

۶ رابندر ناتھ ٹیگور، بھوکے پتھر از ٹیگور، نام مترجم: ندارد، مشمولہ: رسالہ پریت لڑی، امرتسر، اکتوبر ۱۹۴۱ء۔

۷ رابندر ناتھ ٹیگور، سچی پوجا، نام مترجم ندارد، لاہور: نیشنل پریس، ۱۹۶۶ء۔

۸ رابندر ناتھ ٹیگور، سنگتراش، مترجم: ندارد، امرتسر: بھارت پستک بھنڈار، ۱۹۴۴ء۔

۹ رابندر ناتھ ٹیگور، شعلہ آب از ٹیگور، مترجم: ندارد، امرتسر: بھارت پستک بھنڈار، سن ندارد۔

۱۰ رابندر ناتھ ٹیگور، نجات از ٹیگور، نام مترجم: ندارد، امرتسر: بھارت پستک بھنڈار، ۱۹۴۴ء۔

۱۱ زبیدہ سلطانہ، مترجم، ''سحر بنگال ...... ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے منتخب افسانے''، لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۹۶ء۔

۱۲ سید اشفاق و دیگر مترجمین، حسین تارے از ٹیگور، لاہور: آزاد بک ڈپو، سن ندارد۔

۱۳ شان الحق حقی، ادبی تراجم کے مسائل، مضمون، مشمولہ: اُردو زبان میں ترجمے کے مسائل، مرتبہ: اعجاز راہی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء۔

۱۴ شکیل احمد خان، ڈاکٹر، مترجم، چھٹی از ٹیگور، مشمولہ: ماہنامہ انشاء سلور جبلی...... ٹیگور نمبر، کلکتہ: دسمبر ۲۰۱۰ء۔

۱۵ طارق محمود، مرتب، ٹیگور کے بہترین افسانے، لاہور: بک ٹاک، ۲۰۰۵ء۔

۱۶ طاہر منصور فاروقی، مرتب، رابندر ناتھ ٹیگور کے بے مثال افسانے، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء۔

۱۷ ظہیر انور، مترجم، کھوکا بابو کی واپسی از ٹیگور، مشمولہ: ماہنامہ انشاء، سلور جبلی...... ٹیگور نمبر، کلکتہ: دسمبر ۲۰۱۰ء۔

۱۸ ظ۔انصاری، ترجمے کے بنیادی مسائل، مشمولہ: ترجمہ: روایت اور فن، مرتبہ: نثار احمد قریشی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۵ء۔

۱۹ محمد قمر الدین رام نگری، بدنام از ٹیگور، مشمولہ: رسالہ اضطراب، بنارس، ٹیگور نمبر، ماہِ اکتوبر و نومبر ۱۹۴۱ء۔

۲۰ مسعود جاوید، مترجم، بھوکے پتھر از ٹیگور، مشمولہ: حسین تارے از ٹیگور، لاہور: آزاد بک ڈپو، سن ندارد۔

۲۱۔ Rabindranath Tagore, *Best of Rabindranath Tagore*, Vol. I, Delhi:Printline Books, 2005.